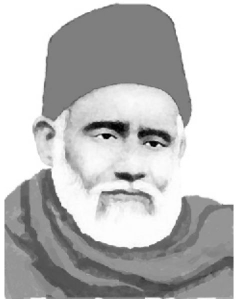

خواجہ الطاف حسین حالؔی

ولادت: ۱۸۳۷ء وفات: ۱۹۱۴ء

الطاف حسین نام، حالؔی تخلّص اور شمسُ العُلمَاء خطاب تھا۔ والد کا نام خواجہ ایزد بخش انصاری تھا۔ پانی پت میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلے قرآن پاک حفظ کیا، پھر فارسی اور عربی کی تعلیم پائی۔ سترہ برس کی عمر میں شادی ہوگئی۔ پھر آپ دہلی چلے گئے، جہاں مرزا غالبؔ اور نواب مصطفیٰ خان شیفتہؔ کی صحبت مُیسَّر آئی۔ اس کے بعد لاہور آگئے اور پنجاب بک ڈپو میں ملازمت اختیار کرلی۔ وہاں انھوں نے کتب کے اردو تراجم پر نظرِ ثانی اور دُرستی کا کام کیا۔ اس کام سے حالؔی کو انگریزی زبان اور اس کے ادب سے آگاہی حاصل ہوئی۔ یہیں انھوں نے مولانا محمد حسین آزادؔ کے ساتھ مل کر موضوعاتی مشاعروں کی بنیاد ڈالی، جن میں شاعر مختلف موضوعات پر نظمیں لکھ کر لایا کرتے تھے۔ انھی مُشاعَروں میں حالؔی نے ''برکھا رُت، رحم و انصاف، حُبِّ وطن اور اُمید'' کے عنوان سے نظمیں پڑھیں۔ حالؔی نے سرسید کی تحریک پر اپنا مشہور مُسدّس ''مدّ و جزرِ اسلام'' بھی لکھا جو مُسدّسِ حالؔی کے نام سے مشہور ہوا۔ ''حیاتِ سعدی، مقدمۂ شعروشاعری، یادگارِ غالبؔ اور حیاتِ جاوید''، حالؔی کی اہم نثری تصانیف ہیں۔

قومی ہم دردی

حاصلاتِ تعلّم: یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ میں امتیاز کرسکیں اور ترکیبِ نحوی کرسکیں۔ (۲) اپنی گفتگو یا اظہارِ خیال کے لیے موزوں الفاظ، تراکیب اور جملے استعمال کرسکیں۔ (۳) ادب پارے اور مضمون کے بنیادی نکات درج کرسکیں۔

'ہم دردی' کا لفظ 'ہم' اور 'درد' دو فارسی کلموں سے مُرکّب ہے۔ 'درد' کے معنی دکھ اور تکلیف کے ہیں اور 'ہم' کا لفظ اشتراک کے معنی دیتا ہے۔ پس 'ہم دردی' کے لفظ سے دو یا کئی شخصوں کا دُکھ اور تکلیف میں شریک ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ خواہ ارادے سے ہو، خواہ بے ارادہ۔ مگر آج کل کے استعمال میں ہم دردی سے وہ شرکت مراد لی جاتی ہے جو ارادے سے کی جائے، مثلاً: ایک شخص بیمار ہے اور دوسرا رحم یا محبت سے اُس کی دوا دارو کرتا ہے، تو دوسرے کو پہلے کا ہم درد کہیں گے۔

اگر یہ بات سچ ہے تو یہ ضرور ماننا پڑے گا کہ تمام انسان ایک دوسرے کی ہم دردی کے ذمّے دار ہیں اور ہر شخص مصیبت کی حالت میں اپنے ہم جنسوں سے مدد لینے کا اِستحقاق رکھتا ہے۔ کون ہے جو اس بات سے انکار کرے گا کہ بھائی کو بھائی سے ایک تعلق ہے جو ایک کو دوسرے کی ہم دردی پر مجبور کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اُن بھائیوں کی اولاد میں اُس ہم دردی کا کوئی حصہ باقی نہ رہے۔ بے شک جب تک کہ باپ کے خون کا قطرہ اولاد کی رگ وپے میں باقی ہے، ہم دردی کا رشتہ کبھی مُنقطَع نہیں ہوسکتا۔

ہم دردی حیوانات میں بھی پائی جاتی ہے۔ بچوں کو ایک مدت تک پرورش کرنا، اُن کے لیے غذا بہم پہنچانا، تا بہ مقدور ان کو دشمن کے حملے سے بچانا، سب جانوروں کی عام خصلت ہے۔ اس کے سوا عام ہم دردی بھی اُن میں دیکھی گئی ہے۔ جنگلی بطخوں کا غول جب کسی کھیت میں اُترتا ہے اور وہاں کسی طرح کا کھٹکا نہیں پاتا تو سب کے سب ایک صف باندھ کر دانہ چگتے ہیں، مگر اُن میں سے ایک ایک بطخ نوبت بہ نوبت اپنے ہم جنسوں کی چوکسی کرتی ہے، اور جب تک پہرا دیتی رہتی ہے ایک دانہ نہیں کھاتی۔ چیونٹا جب کہیں اناج کا ذخیرہ پاتا ہے تو کبھی تن پروری نہیں کرتا، بلکہ اُسی وقت اپنے ہم جنسوں کو خبر کر دیتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں لاکھوں چیونٹوں کو وہاں جمع کر دیتا ہے۔ اسی طرح اور مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔

اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہم دردی انسان کی طبیعت میں بھی ضرور رکھی گئی ہے۔ کیوں کہ جو خوبیاں قدرت نے اور حیوانات کو عنایت کی ہیں، انسان اُن کا زیادہ تر مستحق ہے۔ دوسرے یہ کہ ہم دردی ایک قدرتی خاصیت ہے جو بغیر تعلیم اور اِکتساب کے انسان کی طبیعت میں خود بہ خود جوش مارتی ہے، کیوں کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو اور حیوانات میں، جو عقلی تعلیم سے بالکل محروم ہیں، اس کا وجود ہرگز نہ پایا جاتا۔

ہم دردی انسان میں اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ کارخانۂ دنیا کا انتظام درہم برہم نہ ہونے پائے۔ کیوں کہ انسان اپنی ضروریات میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ ایک کی گاڑی دوسرے کی مدد کے بغیر نہیں چل سکتی۔ پس اگر انسانوں میں ہم دردی نہ ہو تو یہ تمام کارخانہ دَرہم بَرہم ہو جائے۔

ہمارے ہم وطن بھی ہم دردی کی اصل سے بے خبر نہیں ہیں۔ کنویں بنوانے، پیاؤ بٹھانی، سبیل لگانی، محتاجوں کی خبر لینی، بیواؤں کی مدد کرنی، بیاہ شادیوں میں شریک

ہو کر ایک دوسرے کا کام بٹوانا، بیمار کی عیادت، میّت کی تعزیت اور اسی طرح اور بہت سی باتیں ہمارے ملک میں بھی پائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات یہ قدرتی خصلت جس کا نام ہم دردی ہے، مشق اور تعلیم سے تمام قوم میں پھیل جاتی ہے اور اس کا اثر کسی قدر تیز ہو جاتا ہے۔

میونسپل کمیٹیاں، جو سرکار نے جا بہ جا شہروں اور قصبوں میں قائم کی ہیں، اگر پورا پورا اپنا فرض ادا کریں اور جس غرض کے لیے مقرّر ہوئی ہیں، اُسی کو مدِ نظر رکھیں تو یہ بھی ہم دردی کے اچھے نمونے ہیں۔

زمانہ بھی طرح طرح سے ہم کو ہم دردی کی طرف مائل کر رہا ہے۔ مذہب بھی ہم کو بہت زور سے ہم دردی کی طرف کھینچتا ہے۔ ہندو، مسلمان اگر اپنی مذہبی کتابیں دیکھیں گے تو اُن کو ہم دردی کی ترغیب سے مالا مال پائیں گے۔

قوم ایک درخت کی مثال رکھتی ہے، جس کی ٹہنیاں اُس کے مختلف خاندان ہیں اور اُس کے پتّے ہر ایک خاندان کے مرد و عورت۔ جب تک درخت کی جڑ ہری ہے، اُس کی ٹہنیاں اور پتّے بھی ہرے ہیں۔ لیکن جب جڑ کو پانی نہ پہنچے گا، ٹہنیاں اور پتّے سب سوکھ جائیں گے اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوشش سے تمام ملک کی حالت کیوں کر بدل سکتی ہے، ان کی خدمت میں یہ عرض کیا جاتا ہے کہ صرف دو خیال ہیں جنھوں نے دنیا کے تنزل اور ترقی پر بہت کچھ اثر کیا۔ ایک یہ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ دوسرے یہ کہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ پہلے خیال کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا اور دوسرے خیال نے دنیا میں بڑے بڑے عجائبات ظاہر کیے۔

(ماخوذ از: ''کلیاتِ نثرِ حالیؔ'' جلد دُوم)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ''ہم دردی'' کا لفظ کن کلموں سے مرکّب ہے؟

(ب) ''ہم دردی'' سے کیا مراد ہے؟

(ج) انسان میں اگر ہم دردی کا جذبہ نہ ہو تو کیا ہوگا؟

(د) کن خیالات نے دنیا کے تنزل اور ترقی پر اثر کیا ہے؟

(ہ) حیوانات میں ہم دردی کس طرح پائی جاتی ہے؟ کوئی دو مثالیں دیجیے۔

سوال۲: درجِ ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) ہم دردی ایک خاصیت ہے:

(۱) قدرتی (۲) مصنوعی

(۳) نمائشی (۴) تجارتی

(ب) اپنی ضروریات میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں:

(۱) پرندے (۲) انسان

(۳) چوپائے (۴) فرشتے

(ج) ہمارے ہم وطن بھی اصل سے بے خبر نہیں ہیں:

(۱) ہم دردی کی (۲) خود غرضی کی

(۳) مجبوری کی (۴) دوستی کی

(د) زمانہ بھی طرح طرح سے ہم کو مائل کر رہا ہے:

(۱) دوستی کی طرف (۲) ہم دردی کی طرف

(۳) مروّت کی طرف (۴) زندگی کی طرف

(ہ) قوم ایک مثال رکھتی ہے:

(۱) درخت کی (۲) زمین کی

(۳) پانی کی (۴) ہوا کی

سوال۳: درج ذیل خالی جگہیں درست لفظ لکھ کر پُر کیجیے:

(الف) جب تک درخت کی جڑ ہری ہے، اُس کی .... اور پتّے بھی ہرے ہیں۔

(ب) جو خوبیاں قدرت نے حیوانات کو عنایت کی ہیں، انسان اُن کا زیادہ تر .... ہے۔

(ج) انسانوں میں ہم دردی نہ ہو تو یہ تمام کارخانہ .... ہو جائے۔

(د) مذہب بھی ہم کو بہت زور سے .... کی طرف کھینچتا ہے۔

(ہ) جب جڑ کو پانی نہ پہنچے گا، ٹہنیاں اور پتّے سب .... جائیں گے۔

سوال۴: درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) ''ہم دردی'' کے لفظ سے دو یا کئی شخصوں کا دُکھ اور تکلیف میں شریک ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ ( )

(ب) ہم دردی ایک مصنوعی خاصیت ہے۔ ( )

(ج) ہم دردی حیوانات میں نہیں پائی جاتی۔ ( )

(د) ایک انسان کی گاڑی دوسرے کی مدد کے بغیر بھی چل سکتی ہے۔ ( )

(ہ) مشق اور تعلیم سے تمام قوم میں ہم دردی پھیل جاتی ہے۔ ( )

❁ ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

۱- عدیل آیا۔ ۲- نازیہ اچھی بچی ہے۔

۳- کتاب دل چسپ ہے۔ ۴- فرخ پڑھ رہا ہے۔

ان چاروں جملوں میں جملہ ۱ اور ۴ میں کسی کام کا کرنا پایا جا رہا ہے جب کہ جملہ ۲ اور ۳